فرقہ واریت کی آگ پر پکتا ہے۔تمہارے وطن میں امریکی، بھارتی اور روسی لابیاں تو موجود ہیں مگر کسی اسلامی لابی کا نام بھی بتاؤ۔ جو قوت تم نے دشمن کے خلاف حاصل کی تھی، وہ اپنے ہی اہل وطن کے خلاف برت رہے ہو۔ہم اس جنگ کو اپنی یا پرائی نہیں کہتے بلکہ اسے اپنی شامت اعمال اور اللہ کا عذاب کہتے ہیں۔ ہماری بہادر افواج کا خون اپنے ملک کے اندر بہہ رہا ہے۔ یہ تمہاری غلط پالیسیوں کا کڑوا پھل ہے۔ جب تم سے کچھ بن نہیں پاتا تو دینی مدارس کے خلاف لٹھ اٹھا لیتے ہو۔ یاد رکھو! دینی مدارس، اسلام کا آخری قلعہ ہیں۔ امریکہ اس قلعہ کو مسمار کرنا چاہتا ہے۔ وہ جس طرح تمہارے ایٹم بم کے پیچھے پڑا ہے۔ اسی طرح تمہارے نصاب تعلیم کا دشمن ہے۔ تمہیں معلوم ہے کیری لوگر بل کی ایک شرط یہ ہے کہ امریکہ تمہارے نصاب کی بھی مائیکرو مینجمنٹ کرے گا۔ یہ کس کی پالیسی کا اثر ہے۔ یہ جرم کس نے کیا تھا؟ مشرف نے! اسی کا اثر ہے کہ ہماری قومی اور ملی شوکت کا مرکز جی۔ ایچ۔ کیو خود کش حملوں کی زد میں ہے۔

یہ بہت بڑا چیلنج ہے۔ اس پالیسی کو بدلنے کیلئے کسی بڑے آدمی کی ضرورت ہے جو کہیں دور دور تک نظر نہیں آتا۔ اگر قوم اجتماعی توبہ کرے۔ اپنی اسلامی حمیت کو زندہ کرے۔ سود کو ترک کرے۔ مسجدوں کو آباد اور ناچ گھروں کو بے آباد کرے۔ کرکٹ اور دیگر لہو ولعب سے باز آئے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کچھ دور نہیں۔ کسی بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی ایک دعا کی قبولیت کا وعدہ کریں تو بھلا ہو کیا مانگیں گے تو انہوں نے جواب دیا: ''نیک حکمران!'' ہم اپنی گزارشات اس دعا پر ختم کرتے ہیں: ''اے اللہ ہمیں ایک نیک حکمران عطا فرما''۔

ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

موت العالم موت العالم

اہل حدیث کے نامور فرزند، ممتاز مذہبی سکالر پروفیسر عبدالجبار شاکر کا سانحہ ارتحال

ڈائریکٹر الدعوۃ اکیڈمی، خطیب فیصل مسجد اسلام آباد، اقبال شناس، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے سیرت سٹڈی سنٹر کے ڈائریکٹر، منفرد اسلوب نگارش کے مالک، ماہر اقبالیات، ممتاز مذہبی سکالر پروفیسر عبدالجبار شاکر 62 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جہلم سے ان کی نماز جنازہ میں رئیس الجامعہ، شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل، مدیر التعلیم مولانا محمد عبداللہ اور قاری عبدالرشید نے شرکت کی۔ وہ عارضہ قلب میں مبتلا تھے اور بائی پاس آپریشن کے سلسلے میں اسلام آباد کے مقامی ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ جہاں دوران آپریشن وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ وہ فاضل درس نظامی، لاء گریجوایٹ اور اقبالیات میں ایم فل تھے۔ وہ اردو کے پروفیسر تھے اور مختلف کالجز میں تدریسی خدمات انجام دینے کے علاوہ کافی عرصہ تک ڈی جی پبلک لائبریریز بھی رہے۔ انہوں نے درجنوں کتابوں کے مقدمے اور دیباچے لکھے، بے شمار ٹیوی پروگراموں میں علمی اور ادبی موضوعات پر لیکچر